

## 20421- کیا کفار سے کوئی چیز کرایہ پر حاصل کی جا سکتی ہے؟

### سوال

کیا مسلمان کے لیے کسی کافر سے جائداد کرایہ پر حاصل کرنا جائز ہے؟

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ میں غیر مسلموں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے، افسوس ہے کہ وہ لوگ اپنی جائداد کے اندر اور باہر اپنی ملکیتی اشیاء پر صلیب لٹکاتے اور مجسمے ظاہر کرتے ہیں... الخ

ہم نے ہم نے شادی کی تقریب منعقد کرنے کے لیے ایک جگہ کرایہ پر حاصل کی جو کمرے ہم نے کرائے پر حاصل کیے اور جنہیں ہم استعمال کریں گے ان میں حرام تصاویر نہیں ہیں، لیکن جگہ کے مالک کے پاس عمارت کے اندر کچھ اشیاء ہیں، ان اشیاء کی موجودگی مجھے تو اچھی نہیں لگتی، لیکن باوجود اس کے کہ اس علاقے میں مسلمانوں کی کثرت ہے مگر ابھی تک کسی نے بھی اس طرح (شادی کی تقریبات کے لیے میرج ہال وغیرہ) کی اشیاء میں سرمایہ کاری نہیں کی، اور جب ہم کوئی فلیٹ کرایہ پر حاصل کریں تو پھر بھی ہمیں اسی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے (عام سکولوں اور ہاسٹلوں میں بھی ہم یہ تصاویر دیکھتے ہیں... الخ)

مالک مکان اپنی رہائش والی جگہ پر جو چاہے لٹکا سکتا ہے اور جس چیز کا چاہے اظہار کر سکتا ہے اسے مکمل آزادی حاصل ہے، اور کرایہ دار کو بھی کرایہ پر حاصل کردہ جگہ میں حلال اشیاء رکھنے کی کھلی اجازت ہے، میں شادی کی اس تقریب کو لوگوں کے لیے ایک نمونہ بنا نا چاہتا ہوں، کیونکہ لوگوں نے تقریبات میں مردوں اور عورتوں کو علیحدہ رکھنا چھوڑ دیا ہے، لہذا میں ایک بری مثال نہیں بننا چاہتا؟

### پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے

لیے کسی غیر مسلم اور کافر سے جائداد کرایہ پر حاصل کرنا جائز ہے، اور اسی طرح ہر قسم کے مباح معاملات کرنے بھی جائز ہیں، مثلاً خرید و فروخت، اور رهن (گروی) وغیرہ۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہودیوں وغیرہ کے ساتھ لین دین کرتے تھے۔

اور پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو ان کی درع ایک یہودی کے پاس ایک صاع جو کے بدلے رهن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (2759)۔

جب کرایہ پر حاصل کردہ ہال حرام  
تساوی سے خالی ہو تو آپ کو کوئی نقصان نہیں کہ مالک اپنی رہائش کے لیے خاص جگہ میں  
کوئی حرام چیز یا پھر کوئی اور برائی کی چیز رکھتا پھر سے۔

مسلمانوں کا چاہیے کہ وہ اپنے لیے  
کوئی خاص جگہ حاصل کر کے اس کی ملکیت حاصل کریں، جہاں وہ اس طرح کی تقریبات کر  
سکیں، جس میں وہ عورتوں کے لیے علیحدہ انتظام کریں، اور مردوں کے لیے علیحدہ، اور  
یہ جگہ مسجد سے دور نہیں ہونی چاہیے تاکہ وہاں تقریب کی صورت میں نماز باجماعت ادا  
کر سکیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے  
مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جو لوگ امریکہ اور برطانیہ وغیرہ  
جیسے کفریہ ممالک میں رہائش پذیر ہیں، اور کفار کے ساتھ لین دین اور دوسرے معاملات  
کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب  
تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت  
ہونے تو ان کی درع ایک یہودی کے پاس رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی، حرام تو یہ ہے کہ  
ان سے دوستی اور محبت کی جائے، لیکن خرید و فروخت میں کوئی چیز نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
بت پرست شخص سے بھریاں خریدیں اور انہیں اپنے صحابہ میں تقسیم کر دیا، حرام تو ان  
کے ساتھ دوستی لگانا اور ان سے محبت کرنا اور مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا  
ہے، لیکن یہ کہ مسلمان شخص ان سے خریداری کرے یا پھر انہیں کوئی چیز فروخت کرے، یا  
ان کے پاس کوئی ضرورت رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہودیوں کا کھانا کھایا، اور پھر ان کا کھانا ہمارے لیے حلال ہے، جیسا کہ اللہ  
سبانه و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب

دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے﴾ المائدہ (5).

دیکھیں : مجموع فتاویٰ و مقالات تنویر

(60/19).

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ آپ کو  
اس کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نافرمانی سے دور  
رہنے کا ارادہ کیا ہے اس میں آپ کی مدد و تعاون فرمائے.

واللہ اعلم.